

## 60442-برائی و منکرات پر مشتمل شادی تقریب میں کھانا پکانے کی معاونت کرنا اور تقریب سے دور رہنا

سوال

ہمارے ملک میں شادی بیاہ کی تقریبات موسمی و گانے اور رقص و سرور پر مشتمل ہوتی ہیں، کیا اگر میں شادی میں تقریب میں جا کر گانے کی مجلس سے دور بیٹھوں خاص کراپنے اور سرالی خاندان کی شادی تقریب میں جاؤں تو کیا گھنگار ٹھروں گی، میں وہاں نہ جانے اور کھانے وغیرہ مباح امور میں شرکت نہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتی؟

پسندیدہ جواب

اول :

برائی اور منکرات پر مشتمل تقریب مخالفت کے علاوہ باقی آلات گانا، جانا، حس میں ڈھول بجا اور موسمی شامل ہو، یا پھر مردوں عورت کے اختلاط پر مشتمل ہو، یا اس کے علاوہ کوئی اور برائی و منکرات پائی جائیں تو اس میں شرکت کرنا جائز نہیں، لیکن ایسا شخص جاستا ہے جو اس برائی کو روکنے کی استطاعت رکھتا ہو، اور اس کاظن غالب ہو کہ اس کے روکنے سے برائی رک جائیگی۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کستہ میں :

"جب اسے کسی ایسی تقریب اور ولیدہ میں دعوت دی جائے جس میں معصیت و نافرمانی ہو مثلاً شراب نوشی اور گانا، جانا پایا جائے اور اس کے لیے اس برائی کو روکنا اور ختم کرنا ممکن ہو تو اس تقریب میں جانا اور اس برائی سے روکنا لازم ہے؛ کیونکہ اس طرح وہ دو فرض ادا کریگا ایک تو اپنے مسلمان بھائی کی دعوت کو قبول کریگا، اور دوسرا برائی کو ختم کریگا۔"

لیکن اگر وہ اس کو نہیں روک سکتا تو وہاں نہ جائے، اور اگر اسے اس تقریب میں جا کر معصیت و برائی کا علم ہو تو وہ اس سے روکے، اور اگر روک نہیں سکتا تو وہاں سے واپس آجائے، امام شافعی نے بھی ایسا ہی کہا ہے "انتہی

دیکھیں : المغنی ابن قدامة (7/214).

مستقل فتاویٰ کیمیٰ کے فتاویٰ جات میں درج ہے :

"اگر شادی کی تقریبات برائی و معصیت مخالفوں عورت کے اختلاط اور گانے بجانے اور رقص وغیرہ سے غالی ہوں یا پھر اگر وہاں جائیں اور جا کر اس برائی کو روک دیں تو پھر وہاں اس خوشی میں شامل ہو جائز ہے، بلکہ اگر وہاں کوئی برائی ہو جس کو ختم کرنے پر آپ قادر ہوں تو وہاں آپ کا جانا واجب ہو جاتا ہے۔"

لیکن اگر تقریبات میں ایسی برائی ہو جس کو آپ روک نہیں سکتے تو آپ کے لیے وہاں جانا حرام ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا عمومی فرمان ہے :

[اور ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہیں جنہوں نے اپنے دین کو کھلی تاشا بنار کھا ہے، اور دنیوی زندگی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے اور اس قرآن کے ذریعہ سے نصیحت بھی کرتے رہیں تاکہ کوئی شخص اپنے کردار کے سبب (اس طرح) پھنس نہ جائے کہ کوئی غیر اللہ اس کا نہ مددگار ہو اور نہ سفارشی]۔ الانعام (70)۔

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے :

[اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو غرباً توں کومول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی مذاق بنائیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسول کی عذاب ہے۔] (لئمان(6).

گانے بجانے اور موسمی کی مذمت میں وارد شدہ احادیث بہت ہیں "انتہی

ما خواز: فتاویٰ المرأة المسلمة جمع و ترتیب محمد المسند (92).

دوم:

اگر آپ کا شادی میں جانا اور کھانا پکانے میں شریک ہونے وغیرہ میں برائی سننے یا برائی کے اقرار یا معاونت نہیں ہوتی مثلاً برائی والی جگہ دور ہو جہاں سے آپ کو آواز نہیں آتی، یا پھر برائی شروع ہونے سے قبل آپ وہاں سے واپس چلی جائیں تو پھر آپ کا وہاں میں جانے میں کوئی حرج نہیں، آپ کو چاہیے کہ آپ انہیں نصیحت کریں اور ان کے سامنے اس برائی کا حکم بیان کریں، اور اس میں شرکت کی حرمت بھی واضح کریں۔

قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

[اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اہنی کتاب میں یہ حکم نازل کرچا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سن تو اس جمیع میں ان کے ساتھ نہ یہ مسحواً جب نکل کر وہ اس کے علاوہ اور باہمی نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم ہمیں اس وقت انہی جیسے ہو، یعنی اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور سب منافقوں کو جنم میں جمع کرنے والا ہے۔] النساء (140).

قولہ تعالیٰ: [تم ان کے ساتھ اس مجلس میں نہ یہ مسحواً جب نکل کر وہ اس کے علاوہ اور باہمی نہ کرنے لگیں]۔

یعنی کفر کے علاوہ اور باہمی کرنے لگیں:

[یعنی تمام انہی جیسے ہو]۔ اس سے یہ دلیل ملتی ہے کہ معصیت و نافرمانی کرنے والوں کی جانب سے جب معصیت ظاہر ہو تو ان سے علیحدہ رہنا واجب ہے؛ کیونکہ جوان سے علیحدہ نہیں ہوتا تو وہ ان کے فعل پر راضی ہے، اور کفر پر راضی ہونا بھی کفر ہے۔

اللہ عز و جل کا فرمان ہے:

[یعنی تمام انہی جیسے ہو]۔

چنانچہ جو کوئی بھی معصیت و نافرمانی کی مجلس میں پیٹھا اور انہیں اس برائی سے نہ روکا تو وہ ان کے ساتھ گناہ میں برابر کا شریک ہے۔

جب وہ معصیت و نافرمانی کی باہمی پر عمل کرنے لگیں تو انہیں روکنا چاہیے، اور اگر وہ انہیں نہیں روک سکتا تو پھر اسے وہاں سے اٹھ جانا چاہیے تاکہ وہ اس آیت میں شامل نہ ہو جائے "انتہی"

اور شیخ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور اسی طرح ان مجالس اور تقریبات میں شریک ہونا جن میں فتن و فجور اور معصیت و نافرمانی ہوتی ہے بھی اسی میں داخل ہو گا جن تقریبات میں اللہ کے اوامر اور نوایہ کی اہانت کی جاتی ہے، اور اللہ کی ان حدود کو پامال کیا جاتا ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لیے قائم کی ہیں، اور اس نبھی کی انتہاء یہ ہے کہ اس طرح کے لوگوں کے ساتھ اس وقت تک نہ یہجا جائے جب تک وہ کسی اور باتوں میں مشغول نہ ہو جائیں۔ یعنی اللہ کی آیات کے ساتھ کفر اور مذاق کے علاوہ اور باتوں میں مشغول ہو جائیں تو پھر یہ ہو، "یقیناً تم انہی جیسے ہو" یعنی اگر مذکورہ حالت میں تم ان کے ساتھ یہ ہو گے تو انہی جیسے ہو کیونکہ تم ان کے کفر اور مذاق پر راضی ہوئے ہو، اور معصیت پر راضی ہونا معصیت کا ارتکاب کرنے والے جیسا ہی ہے۔

حاصل یہ ہوا کہ جو اللہ کی معصیت والی مجلس میں حاضر ہواں کے لیے استطاعت ہونے کی شکل میں اس برائی سے روکنا ممکن ہے، یا پھر اگر استطاعت نہیں تو وہاں سے اٹھ کر چلا جائے۔"

دیکھیں: تفسیر السعدی (217)۔

واللہ اعلم۔